منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ
بنگلور

۱۱۶

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

توریت بلا توریہ انجیل بتجیل
گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۳ | مطبوعہ ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۶ ہجری مقدسہ | جلد ۱۸

اشتہار یہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب دو روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

منشور محمدی نمبر ۱۲ جلد ۱۸ مین مناظرۂ جناب مولوی سید احمد علی صاحب و پادری وائٹ برنجت صاحب کے ضمن مین یہ فہرست نو مسلمان طبع کی گئی ہے۔

بتالہ ضلع گورداسپور مین مباحثۂ مذکور کے دوسرے دن دو عیسائی ایک گوہر نام مسیحی ساکن بتالہ اور دوسرا جس کا نام معلوم نہین اور چند روز سے شہر ملتان سے آکر عیسائی ہوا تہا یہ دونون شرف اسلام سے مشرف ہوے۔

آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو

جناب مولوی حاجی یوسف صالح صاحب پورا ندہیری کی عالی حوصلگی اور حمیت اسلامی بے شک آفرین اور تحسین کے قابل ہے کہ اونہون نے کچہ عرصہ کے پہلے دعوۃ الاسلام نام ایک رسالہ تصنیف کرکے شاید مفت تقسیم کیا اور پھر ایک رسالہ "پروف آف محمد بی دی ہولی بیبل" انگریزی زبان مین جسمین اسی قسم کے کتابین بہت کم ہین حالانکہ بہت کی ضرورت ہے تصنیف کرکے اخراجات خاص سے طبع کراکر مفت شایع کیا۔ اب حال مین اونہون نے ایک اور رسالہ تحریف بیبل نام تصنیف کرکے طبع کرایا ہے اور منشور محمدی کے ذریعہ بلا قیمت تقسیم کرنے والے ہین یقین ہے کہ قریب رسالۂ مذکور منشور محمدی کے ہمراہ تمام مشتریان اخبار کو مفت تقسیم ہوگا۔

مصلوب ملعون ہے

استثنا ۲۱ باب ۲۲۔ اگر کسی نے کچہ ایسا گناہ کیا ہو جس سے اسکا قتل واجب ہو اور وہ مارا جاوے اور تو اس کی لاش درخت مین لٹکاوے تو اسکی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہی بلکہ تو اوسی دن اوسے گاڑ دے کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے۔

لوقا ۲۴ باب ۲۷۔ کیونکہ مین تمہین کہتا ہون کہ اسکا بھی جو لکہا ہے میرے حق مین ہونا ضرور ہے یعنے یہ کہ وہ بدکاروں مین گنا گیا اسلئے کہ جو کچہ میری بابت لکہا ہے اسکا انجام ہے

کی جو آیت ۱۳ مین ہے جس سے انفکاک ثابت ہے یعنے جزو اول
و دوم جزہاے تثلیث کا کیونکہ ہر سہ حسب عقیدہ عیسائیان
متحد بالذات ہین پس ان زبانہاے آتشین نے اپنی نہ کہی
بلکہ جو سنی وہ کہی تو انفکاک ثابت اور دعوی عیسائیان
باطل ہے۔ (الاثنا عشر) آیندہ کی خبر زبانہاے آتشین
نے کون کون سی بیان کی۔ انتہی۔ واضح رائے والا ہو
کہ کسیقدر اور یہی مطالب آیات مذکور مندرجہ باب ۱۶
سے پیدا ہین جن کو ہم بتدریج حوالہ قلم کرین گے بالفعل
بوجہ طوالت کلام اسیقدر پر اکتفا کیا گیا۔ تر صدق جواب
مفصل سے مطلع فرمائے اور صداقت اور راستی کو
پس پشت نہ ڈالئے فقط۔ زیادہ والسلام علی من اتبع
الہدی۔ بر رسولان بلاغ باشد وبس۔

مورخہ ۳۰ نومبر ۱۸۸۸ء۔

بقیہ ریویو عدم ضرورت قرآن مؤلفہ مادری

تھاکرداس الملقب اجلی برہان متجید القرآن

اطلاع واضح رہے کہ جی ایل صاحب نے جسقدر بے سروپا
دعوون سے اپنے رسالہ عدم ضرورت کے دیباچہ کے
اوراق کو سیاہ کیا سو وہ سب توفیق ایزدی سے
اجلی برہان مین واضح دلایل اور صاف براہین سے
ثابت ہوے پراگندہ خیالات اور آشفتہ سری کے
نتیجے مرقوم ہے بلکہ اسی انکشاف حق کے بیان مین
اون سفسطہ آئین اغلاط کا بھی رفع کلی ہو گیا جنہین
دیباچہ مین آلودہ ہو جانے کے سبب مسٹر دیری
صاحب [illegible] کے اپنے رسالہ موسوم بہ ہدایۃ المتدین
[illegible] جی ایل کے بیان تمہید پر نظر کی جاتی

ہے اور وہ ظلمت جسے اونہون نے نور کے مقابل پھیلایا
ہے مدد الہی سے دفع کیجاتی ہے۔ فانہ ولی ونعم الوکیل

صفحہ ۳ (نمبر ۱) قولہ تمہید الخ۔

الجواب اس تمہید کا حاصل یہ ہے کہ اس تین دعوی
کیا گیا ہے کہ نزول بائبل کے بعد اگر خدا تعالی کسی
برحق رسول کو برپا کرنیوالا اور اپنے کسی ہدایت نامہ کا
بھیجنے والا ہووے تو اوسکا یہ فعل بوجوہ ذیل محض
عبث ہے لہذا ہرگز اوس رسول الہی اور ہدایت نامہ
خداوندی کی پیروی نکرنے چاہئیے۔ سو اس دعوی کا
بطلان اگرچہ پہلے ہمارے بیان سے ناظرین ملاحظہ کر چکے
ہین لیکن آیندہ بھی مطالعہ فرماوین گے۔

(نمبر ۲) قولہ اگر کوئی امر انبیائے سلف سے رہگیا جو انسان
کی حاجات موجودہ اور آیندہ کے لئے نہایت ضرور ہے
یا کسی امر مین اون سے خطا ہو گئی جسکی تصحیح سوا کسی
مرسل کے نہین ہو سکتی تو کسی نبی کے آنیکی ضرورت ہی
لیکن اگر کتب الہامیہ عیسایہ مین کمی نہین اور کسی امر
مین قاصر نہین ہین تو کسی اور نبی کا ذکر کرنا بھی عبث
ہے اگر ایک الہام مستند اور کامل موجود ہے تو دوسرے
کی حاجت نہین الخ۔

الجواب یہان پر چار دعوے کئے گئے ہین اور ہر ایک
پر منع وارد ہوتا ہے لہذا گذارش کیا جاتا ہے کہ
کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ انبیائے سلف سے ایسا کوئی
امر نہین رہا جو انسان کی موجودہ و آیندہ حاجات
کے لئے نہایت ضرور ہے کیا یوحنا ۱۵ باب کی آیت
۲۶ (پر جب تسلی دینے والا جسے مین تمہارے پاس باپ

کیطرف سے بھیجونگا یعنے سچائی کی روح جو باپ سے نکلتی ہے
اوسے تو وہ مجھہ پر گواہی دیگا۔ صریح نہین دلالت کرتی
ہے کہ اس مین ایک مستقل شاہد کی آمد کی پیشین گوئی
ہے جیسے کہ آیت ۲۷ مین (اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ
تم شروع سے میرے ساتھہ ہو) مستقل گواہی کے بابت
خبر دی گئی ہے چنانچہ اسی لئے یہ جملہ یعنے کیونکہ تم شروع
سے میرے ساتھہ ہو لایا گیا ہے۔ پس آیت ۲۶ و حال سے
خالی نہین یا یہ کہئے کہ اسمین نبی صاحب قرآن کی نسبت
مذکور ہے چنانچہ اسکا اثبات ہم پیشتر معہ رد شبہات
متعارضہ کے حوالہ قلم کر چکے ہین تو مسلم اور جی ایل
صاحب کا دعوی غلط بدیہی ہے۔ یا روح القدس کیطرف
اشارہ ہے خواہ وہ کہ جسکا نزول شاگردون پر کتاب
اعمال الرسل مین مسطور ہے اور اوسکا غلط قضیہ ہونا سابقا
مرقوم ہو لیا ہے۔ یا کہ وہ جو کہ حضرت مسیح کے آسمان
پر جانے سے پہلے ان شاگردون کو ملی تھی تو غیر مسلم
کیونکہ اسصورت مین صرف ایک ہی گواہی تھیرتی ہے۔
یعنے جو کچھہ ذکر و اذکار شاگردون نے حضرت عیسی کا
کیا اگر اونہون نے روح القدس مین ہو کر کیا تو شاگردون
کی گواہی کچھہ نہ ہوی۔ اور آیت ۲۷ کا بیان رائگان
ہوا۔ اور اگر ان شاگردون نے مستقل طور پر خود
ہی حضرت عیسی کا پیغمبر خدا ہونا بیان کیا بدون روح
القدس مین ہونے کے۔ تو وہ گواہی کہان ہے جسکی
نسبت آیت ۲۶ مین آمد کی خبر اور مستقل گواہ ہونے
کی صفت منائی ہے مدعی پر لازم ہے کہ علحدہ علحدہ
دو گواہی پیش کرے لیکن اسلئے کہ الگ الگ دونون

گواہی کا ہونا مدعی کے پاس ہرگز نہین ہے لہذا بخوبی
واضح رہے کہ مدعی کے یہ تینون دعوے یعنے (۱) اگر کوئی
امر انبیاے سلف سے رہ گیا جو انسان کی حاجات
موجودہ اور آیندہ کے لئے نہایت ضرور ہے (۲) لیکن
اگر کتب الہامیہ عیسایہ مین کمی نہین اور کسی امر مین قاصر
نہین ہین تو کسی اور نبی کا ذکر عبث ہے۔ (۳) اگر ایک
الہام مستند اور کامل موجود ہے تو دوسرے کی حاجت
نہین۔ باطل قول ہین کیونکہ خدا یتعالی کے وعدے
پورے ہونے۔ اور دایمی نجات کی وسیلہ کی آمد اور
آسمان کی بادشاہت کے نزدیک سے نزدیک پہنچنے کا زمانہ مابین
تشریف بری اور بار دیگر تشریف آوری حضرت عیسے
کے اور پیچھے عہد عیسوی کے واقع ہونا نہایت ضرور
ہے دیکھو ۳ باب اعمال آیت ۲۱ سے (اور ضرور ہے
کہ آسمان اوسے (یعنے حضرت مسیح کو) لئے رہے اوسوقت
تک کہ سب باتین جن کا خدا نے اپنے مقدس نبیون
کے زبانی قدیم سے ذکر کیا بحال ہو وین) آخر تک ملاحظہ
کیجئے۔ اب رہا یہ دعوی کہ کسی امر مین انبیاے سلف
سے خطا ہو گئی جسکی تصحیح الخ یہ محض خیال خام ہے اسلئے
قابل پذیرائی نہین ہے کیا بائبل کا سمجھنے والا کوئی
عاقل یہ کہہ سکتا ہے کہ چند کتب اسلئے ہوئین اور
مقدس نبی اسواسطے آئے کہ جو نسی کتاب ہے اوسمین
غلطی بھی واقع ہے اور جو کوئی مرسل آیا اس سے
الہام الہی کے پہنچانے مین خطا ہوی لہذا ایک کے
بعد دوسرا نوشتہ و پیغمبر آتا رہا یہان تک کہ پولوس
کی نوبت پہونچی اور مکاشفات پر یوحنا کے باب

کی تدوین ختم ہوی اور پہلون کی تصحیح اس بنا پر پہلے
سے کی گئی۔ لیکن جب صحیفہاے مذکورہ بالا کا نزول
اور بکثرت پیغمبرون کی آمد اسواسطے نہین ہے تو
جی ایل کا دعوی مذکور نہ صرف خام خیال ہوا بلکہ باطل
قول ٹھہرا بلکہ سمجھنا لازم ہے کہ دور عیسوی تک لوگون
کے دہانے کے واسطے خدا یتعالی مستقل پیغمبر اور صحیفے
نہیجے اور ہدایت۔ سانی کے درجے مرتبہ بمرتبہ کاملیت
کو پہونچاے اور چونکہ ترقی کمالات کے لئے تجویز الہی
مین ایک آخری مکمل مقرر کیا گیا تھا جسکا عہد حضرت
عیسی کے عہد سے پیچھے ہونا رکھا گیا ہے لہذا پہلے
عہدکے بارہ مین فرمایا خداوند کی توریت کامل
ہے۔ دیکھو زبور ۱۹ و آیت ۷۔ اور دوسرے عہد کی
نسبت ذکر کیا اب اوسکا ایک ہی پیارا بیٹا تھا سو
اخیر کو اوسنے اسے بھی ان پاس یہ کہکے بھیجا کہ وے
میرے بیٹے سے دبین گے (دیکھو انجیل مرقس باب ۱۲
آیت ۶) ایک سے دوسرے اور تیسرے عہد کی بابت جو کہ
سلسلہ نبوت کا حقیقی خاتم ہے اور تکمیل رسالت کے
ساتھ خداوند تعالی نے ارشاد کیا (پس باغ کا مالک
کیا کریگا وہ آویگا اور باغبانون کو ہلاک کرے گا
اور باغ اورون کو دیگا) ایضاً ۱۲ باب مرقس آیت
۹ سے ۱۱ تک دیکھو سابق پیشین گوئیان کیسے برآئین
کہ خداوند تعالی نے عہد عیسوی کے بعد محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کو برپا کیا اور غیبی تائیدات سے
نصرت و فتح کا جھنڈا دیگر عہد اول اور دوم والی سرکشونکو
جنہون نے کہ تیسرے عہد کے نبی محمد مصطفی صلعم کا انکار

کیا اونہین اپنی رضامندی کے باغ سے خارج کرکے ناری بھیجا
جہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا پر جنہون نے اوسکو قبول
کیا انکے لئے اپنی عنایت کا انعام بخشا۔ فتبارک اللہ احسن
الخالقین۔ اور یاد رہے کہ اس مقام کے متعلق نصاری جو
شبہ اعمال ۴ باب آیت ۱۱ یہ وہ پتھر ہے جسے تم معمارون نے
رد کیا سو ہی کونیکا سرا ہوا۔ ۱۲۔ اور کسی دوسرے سے نجات
نہین کیونکہ آسمان کے تلے آدمیون کو کوی دوسرا نام نہین
دیا گیا جس سے ہم نجات پاوین۔ ایضاً نامہ عبرانیان ۲ باب
آیت ۳۔ تو ہم کیونکر بچینگے اگر اتنی بڑی نجات سے غافل
رہین جو پہلے خداوند کے وسیلہ مبین ہوکے سننے والون سے
ہم پر ثابت ہوی۔ وغیرہ پیش کرکے کہتے ہین کہ بموجب قول
شاگرد مسیح اور بیان برگزیدہ کئے ہوے عیسوی کے مرقس
۱۲ باب کی آیت ۹ سے ۱۱ تک اور اعمال ۴ باب کی آیت ۱۲
سے آخر باب تک جو مذکور ہے وہ صرف حضرت مسیح کے حق
مین ہے، پیشتر رفع کر دیا گیا ہے اور پھر کہا جاتا ہے کہ شبہ مذکور
نصاری کا ایک خیال خام ہے اسلئے کہ جو نامہ عبرانیان
۲ باب کی آیت ۳ ہے اسکے سوا کچھ ثابت نہین کرتی ہی
کہ عہد عیسوی مین عام طور پر نجات ہی ہے کہ لوگ حضرت
مسیح کی پیروی قول و فعل مین ایمان کے ساتھ بجالائین
گو کوی حضرت مسیح کی بعثت سے پیشتر پرہیزگار شخص یا کہ
جس نیک اعمال نے حضرت مسیح سے کینہ نہین رکھا اگرچہ اوپر
ایمان لانا اوسکا واقع نہوا ہو۔ کیونکہ صاف ثابت ہی
(جو ہمارا مخالف نہین ہماری طرف ہے مرقس ۹ باب آیت
۴۰) عہد عیسوی مین نجات پاوے۔ اسیطرح آیت ۱۲
کتاب اعمال کا مفہوم ہے اور آیت ۱۱ مین جو کہا گیا کہ یہ وہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔